موزوں پر مسح کا حکم

(چوتھی قسط) مولانا محمد رفعت

فائدہ:

جب ایک موزے کا مسح باطل ہو جائے گا تو دوسرے موزے کا مسح بھی باطل ہو جائے گا، اس لئے کہ ایک پیر کا مسح کرنا اور دوسرے کو دھونا جائز نہیں، اگر مسح کیا جائے تو دونوں پیر اور دھوئے جائیں تو دونوں مثلاً کسی شخص کا ایک ہی موزہ بقدر تین انگلیوں کے پھٹا ہو، دوسرا نہیں یا کسی کا ایک پیر ڈھل جائے دوسرا نہیں۔ (علم الفقہ، ص ۸۰، جلد اول)

زخمی پاؤں والے کے لئے مسح کا حکم:

مسئلہ: ایک شخص کے پاؤں میں زخم ہے اور اس پر جبیرہ (پٹی پلاستر وغیرہ) بندھا ہوا ہے، اس نے وضو کیا اور جبیرہ پر مسح کیا، پھر ایک موزہ پہن لیا تو صحیح یہ ہے کہ موزہ پر مسح جائز نہیں ہے۔ اور اگر جبیرہ پر مسح کر کے دونوں موزے پہن لئے تو دونوں موزوں پر مسح جائز ہے۔ (محیط السرخسی)

مسئلہ: ایک شخص کے پیر میں پھوڑا تھا، اس نے دونوں پیر دھو کر دونوں موزے پہن لئے پھر اس کا وضو ٹوٹا اور دونوں موزوں پر مسح کیا اور اسی طرح متعدد نمازیں پڑھیں پھر موزہ نکالا تو معلوم ہوا کہ وہ پھوڑا پھوٹ گیا ہے اور اس سے خون بہا ہے لیکن یہ معلوم نہ ہوا کہ کب پھوٹا ہے؟ اگر زخم کا سر خشک ہو گیا ہے اور اس شخص نے موزہ طلوعِ فجر کے وقت پہنا تھا اور عشاء کے بعد نکالا تو فجر کی نماز دوبارہ نہ پڑھے اور بقیہ نمازیں دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ: اور اگر زخم کا سرا خرن میں تر ہو تو کسی نماز کا اعادہ نہ کرے۔ (محیط)

مسئلہ: اور اگر کسی شخص نے زخم کو باندھا اور پٹی تر ہو گئی اور تری باہر تک آ گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر وہ تری باہر تک نہیں آئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: اگر پٹی دوہری (ڈبل) تھی کچھ میں سے تری باہر آئی اور کچھ میں سے نہیں آئی تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ (تاتارخانیہ، عالمگیری، ص ۷۰، جلد اول)

مسئلہ: اگر دوسرے شخص سے اپنے موزوں پر مسح کرا لیا تو جائز ہے۔ (محیط عالمگیری، ص ۷۰، ج ۸)

صرف ایک موزہ پر مسح کرنا؟

مسئلہ: یہ جائز نہیں کہ ایک پاؤں میں موزہ پہن کر مسح کرے اور دوسرے پاؤں کو دھوئے، بلکہ جب ایک کو دھوئے گا، دوسرے کو دھونا بھی واجب و لازم ہوگا۔ بخلاف پٹی (پلاستر وغیرہ) کے اگر ایک ہاتھ یا ایک کے زخم پر پٹی باندھ کر مسح کیا ہے تو دوسرے صحیح سالم ہاتھ پاؤں کو دھونا جائز بلکہ فرض وضروری ہے۔

مسئلہ: موزہ پہن کر باقاعدہ مسح کرنے والے کا وضو اور پاکی ایسی ہی کامل اور صحیح ہے جیسے پاؤں دھونے والے کی۔

مسئلہ: اگر مسح کرنے والا امامت کرائے اور مقتدی پیر دھونے والے ہوں تو کچھ حرج نہیں بلاشبہ درست ہے۔

موزہ کی پھٹن کی مقدار:

مسئلہ: مسح کی ضروری چیزوں میں ایک یہ بھی ہے کہ موزہ زیادہ پھٹا ہوا نہ ہونا چاہئے۔ زیادہ پھٹا ہوا ہونے کی مقدار پاؤں کی چھوٹی تین انگلیاں ہیں، یہی صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہ بھی ہے کہ پوری تین انگلیوں کی مقدار پھٹن ظاہر ہو، خواہ یہ پھٹن موزوں کے نیچے ہو یا اوپر ہو، یا ایڑی کی جانب ہو۔ (محیط السرخسی)

مسئلہ: اگر موزہ میں ساق (پنڈلی) سے اوپر پھٹن ہے تو مسح کا مانع نہیں ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: چھوٹی انگلیوں کا وہاں اعتبار ہے کہ جہاں انگلیوں کے سوا کوئی اور جگہ کھل جائے۔ اور اگر انگلیاں ہی کھل جائیں تو تین انگلیاں ہونی چاہئیں خواہ کوئی سی ہوں، یہاں تک کہ اگر انگوٹھا اور اس کے برابر والی انگلی کھلی اور مقدار میں وہ تین چھوٹی انگلیوں کے برابر ہیں تو مسح جائز ہوگا۔

مسئلہ: اور اگر انگوٹھا اور اس کے برابر کی دو انگلیاں کھل جائیں تو مسح جائز نہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کی انگلیاں کٹ گئیں ہیں تو اس کے موزوں کے سوراخ کا اعتبار دوسرے شخص کی انگلیوں سے کیا جائے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: ایک موزہ کے سوراخ جمع کئے جائیں، دونوں موزوں کے سوراخ جمع نہ کئے جائیں، یہاں تک کہ اگر ایک موزے میں ایک انگلی کی مقدار کے برابر سوراخ ہے اور دوسرے موزے میں دو انگلیوں کی مقدار کے برابر سوراخ ہوں تو ان پر مسح جائز ہوگا۔

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

مسئلہ: اگر موزے میں سوراخ آگے کی جانب ایک انگل کے برابر ہوں، اور ایڑی پر ایک انگلی کے برابر اور کسی اور جانب ایک انگلی کی مقدار ہو تو مسح جائز نہ ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: جو سوراخ جمع کئے جاتے ہیں کم از کم اس قدر ہونے چاہئیں کہ جن میں ایک بڑی سوئی جا سکے اور اگر سوراخ اس سے بھی چھوٹا ہے تو اس کا اعتبار نہ کیا جائے گا اور وہ سیون کے سوراخوں میں شامل کیا جائے گا۔

مسئلہ: جس سوراخ کے ہوتے ہوئے مسح کرنا جائز نہیں ہے وہ چوڑا سوراخ ہے، جس میں اندر کا حصہ نظر آتا ہو یا سوراخ ملا ہوا ہو لیکن چلتے ہوئے کھل جائے اور پاؤں ظاہر ہو جائیں، لیکن اندر کا حصہ نہیں کھلتا تو اس پر مسح جائز ہے، اگرچہ کافی بڑا سوراخ ہو۔

مسئلہ: اگر موزہ اوپر سے کھل جائے اور اس کے اندر چمڑے کا استر ہے یا کپڑے کا استر موزے میں سلا ہوا ہے تو اس پر مسح جائز ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: موزہ (چمڑے کا) جراب اور جاروق (یہ بھی موزہ کی قسم ہے) اگر پاؤں کے اوپر سے کھلے ہوئے ہیں لیکن ان میں سوراخ اور تسمے (زِپ، چین، وغیرہ) ہیں جن کے لگانے سے موزہ پاؤں کو ڈھانپ لیتا ہے تو ان کا حکم بھی وہی ہے جو بند موزے کا ہے اور اگر پاؤں کا اکثر حصہ کھلا رہتا ہے تو موزہ کے سوراخوں کے حکم میں ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ص ۶۷، جلد اول بحوالہ زاہدی)

مسئلہ: موزہ اگر پنڈلی کے اوپر سے جو کہ ٹخنوں سے اوپر کا حصہ ہے، پھٹا ہوا ہے تو اس سے مسح کے درست ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، (کتاب الفقہ، ص ۲۳۴، جلد اول)

(یعنی موزہ اگر پنڈلی سے بڑا ہے اور اوپر کا حصہ ہی پھٹا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن پنڈلی سے نیچے پھٹا ہوا نہ ہونا چاہئے۔

مسئلہ: موزہ کی پھٹن کی مقدار پیر کی سب سے چھوٹی والی تین انگلیوں کے برابر ہے۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۳۴، جلد اول)

مسئلہ: موزوں پر مسح درست نہ ہوگا، اگر کہیں سے اتنا پھٹا ہوا ہے کہ مسح صحیح نہیں ہو سکتا۔ اس کی مقدار پیر کی سب سے چھوٹی والی تین انگلیوں کے برابر ہے۔

واضح ہو کہ پھٹے ہوئے موزے پر مسح کی ممانعت اُس حالت میں ہے جب کہ موزہ پہننے والا

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

جب چلے تو پھٹی ہوئی جگہ سے پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار جگہ کھل جائے۔ لیکن اگر شگاف لمبوترا ہو کہ چلتے وقت نہ کھلے اور اتنی جگہ ظاہر نہ ہو تو (مسح میں) کوئی مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: موزہ کی دریدگی (پھٹن) باطنی خف یعنی موزہ کے اردگرد ہو، یا اس کے اگلے حصے میں ہو، یا پیچھے کی جانب ہو، یا نیچے کی جانب ہو، (وہی معتبر ہے) البتہ اگر موزہ پنڈلی پر سے جو ٹخنوں سے اوپر کا حصہ ہے، پھٹا ہوا ہو تو اس سے مسح کے درست ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ (کیونکہ ٹخنہ تک ہونا شرط ہے)۔

مسئلہ: اگر دونوں موزوں میں سے کوئی ایک موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہوا ہو اور پھٹے ہوئے حصوں کی مجموعی مقدار تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو اس پر مسح صحیح نہ ہوگا، بصورتِ دیگر صحیح ہوگا۔

مسئلہ: اگر دونوں موزے کئی جگہ سے پھٹے ہوئے ہیں، بایں طور کہ ایک میں تو صرف ایک انگل پھٹن ہے اور دوسرے موزے میں دو انگل کے برابر ہے تو مسح میں کوئی مضائقہ نہیں۔

واضح ہو کہ (موزوں کے) پھٹے ہوئے حصوں کو مجموعی حیثیت سے دیکھنا جب ہی ممکن ہے کہ پھٹا ہوا حصہ نظر آتا ہو، اگر اس سے کم پھٹا ہوا ہے تو اس کی طرف توجہ کی ضرورت نہیں۔

واضح ہو کہ اگر موزہ ایسا ہے کہ اس کے پھٹے ہوئے حصے معاف ہیں تو اس پر مسح درست ہے۔ لیکن مسح موزوں ہی پر ہونا چاہئے، اس جگہ پر نہیں جو موزوں کی دوز (سلائی) سے نظر آتی ہے، لہٰذا اگر موزہ مسح کرنے کے بعد تین انگلیوں کے برابر جس کی تفصیل اوپر آچکی ہے، پھٹ گیا تو مسح باطل ہو جائے گا۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۳۴، ج ۱)

مسح کے چند اہم مسائل:

مسئلہ: موزہ اگر پاؤں کی تین انگلیوں کے بقدر پھٹ جائے تو اس پر مسح کرنا درست نہیں۔

مسئلہ: اگر موزہ تھوڑا تھوڑا کئی جگہ سے اس طرح پھٹ جائے کہ اگر سب کو جمع کیا جائے تو اس کی مقدار تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو اس پر مسح کرنا درست نہیں، ہاں اگر دونوں موزے تھوڑے تھوڑے اس طرح پھٹے ہوئے ہیں کہ اگر سب کو جمع کیا جائے تو اس کی مقدار تین انگلیوں کے برابر ہو جاتی ہے تو ان موزوں پر مسح کرنا درست ہوگا۔

مسئلہ: جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

مسئلہ: موزے کا پیر سے یا پیر کے اکثر حصہ سے اتر جانا مسح کو توڑ دیتا ہے خواہ قصداً اتارے یا بغیر قصد کے اتر جائیں، اس صورت میں موزوں کو اتار کر پیروں کا دھونا ضروری ہوگا، اسی طرح حدث (ناپاکی) کے بعد موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے، اس صورت میں وضو کرتے وقت پیروں کا دھونا ضروری ہوگا۔

مسئلہ: مسح کی مدت کا گزر جانا مسح کو توڑ دیتا ہے، الا یہ کہ سردی کے زمانہ میں ٹھنڈے پانی سے دھونے کی صورت میں پاؤں کے تلف یا نقصان ہو جانے کا خوف ہو، اور گرم پانی کسی طرح دستیاب نہ ہو، اس صورت میں موزوں کا اتار کر پیروں کا دھونا معاف ہے بلکہ انہی موزوں پر مسح کرنے کی اجازت ہے، جب تک کہ خوف زائل نہ ہو جائے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے ایسی حالت میں موزہ اتار دیا، یا اس کے مسح کی مدت گزر گئی کہ اس کا وضو باقی ہے (یعنی بے وضو نہیں ہوا) تو وہ صرف پیروں کو دھولے، پورا وضو کرنا ضروری نہیں ہو گا۔ (مظاہر حق، ص ۴۶۹، جلد اول)

مسئلہ: اگر موزہ (جس پر مسح جائز ہے) ڈھیلا ہے کہ قدم اٹھاتے ہوئے ایڑی نکل جاتی ہے اور قدم رکھتے ہوئے پھر اپنی جگہ پر آ جاتی ہے تو اس پر مسح جائز ہے۔

مسئلہ: اگر وضو کیا اور ہڈی ٹوٹنے کی جگہ پر کھپچیں باندھ کر (پلاستر وغیرہ) ان پر مسح کیا اور دونوں پاؤں دھو کر موزے پہن لئے، اس کے بعد حدث ہوا (وضو ٹوٹا) تو وضو کرے اور کھپچیوں اور موزوں پر مسح کرے اور اگر اس طہارت کے ٹوٹنے سے پہلے زخم اچھا ہو جائے جس پر موزے پہنے تھے تو وہ زخم کی جگہ دھوئے اور موزوں پر مسح کرے اور اگر زخم طہارت زائل ہونے کے بعد اچھا ہوا تو موزوں کو نکال لینا چاہئے۔ (عالمگیری، ص ۶۸، جلد اول)

مسئلہ: جس شخص نے حدث کا تیمم کیا ہے اس کو موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: جس شخص کو موزے پہننے کے بعد یا موزے پہننے سے پہلے جنابت لاحق ہوگئی اس کے لئے موزوں پر مسح جائز نہیں ہے، لیکن جب وہ جنابت کے لئے تیمم اور حدث کے لئے وضو کرے اور دونوں پاؤں دھو کر موزے پہنے تو مدت مسح تک جب وہ وضو کرے تو اس کو موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ پھر اگر پانی ملنے سے اس کی جنابت لوٹ آئے تو اس کا حکم یہ ہوگا کہ گویا ابھی جنبی (ناپاک) ہوا ہے۔ (مضمرات)

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

مسئلہ: جنبی نے غسل کیا اور اس کے جسم پر تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا، پھر اس نے موزے پہن لئے پھر اس حصہ کو دھویا، اس کے بعد حدث ہوا تو موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اور اگر اعضاءِ وضو میں کوئی حصہ ایسا باقی رہ گیا تھا، جہاں پانی نہیں پہنچا، پھر اس کے دھونے سے پہلے وضو ٹوٹ گیا تو ان پر مسح جائز نہیں ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ص ۶۶، جلد اول)

مسئلہ: جو چیز وضو توڑ دیتی ہے اس سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے (جب وضو کرے اس وقت مسح بھی موزوں پر کرے مگر مدت کے اندر اندر) اور موزوں کو اتار دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے تو اگر کسی کا وضو نہیں ٹوٹا لیکن اس نے موزے اتار ڈالے تو مسح جاتا رہا، اب دونوں پیر دھو لے پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (اگر وضو باقی تھا صرف پیر دھوئے)۔
(ہدایہ، ص ۷۰، ج ۱)

مسئلہ: اگر ایک موزہ اتار ڈالا (یا خود اتر گیا) تو دوسرا موزہ بھی اتار کر دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہے۔ (البدایہ، ص ۷۰، جلد ۱)

مسئلہ: اگر مسح کی مدت پوری ہوگئی تو بھی مسح جاتا رہا، اگر وضو نہ ٹوٹا ہو تو موزہ اتار کر دونوں پاؤں دھو لے پوری وضو دہرانا (کرنا) واجب نہیں اور اگر وضو ٹوٹ گیا ہو تو موزے اتار کر پورا وضو کرے۔ (البدایہ، ص ۷۰، ج ۱)

مسئلہ: موزہ پر مسح کرنے کے بعد کہیں پانی میں پیر پڑ گیا اور موزہ ڈھیلا تھا اس لئے موزے کے اندر پانی چلا گیا اور سارا پاؤں یا آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ گیا تو مسح جاتا رہا دوسرا موزہ بھی اتار دے اور دونوں پیر اچھی طرح سے دھوئے (وضو کرنے کی ضرورت نہیں، اگر وضو نہ ٹوٹا ہو) (ردالمختار، ص ۲۸۵، ج ۱)

مسئلہ: اگر کسی کو کوئی ایسی بات پیش آ گئی جس سے نہانا یعنی غسل کرنا واجب ہو گیا تو موزہ اتار کر غسل کرے۔ غسل کے ساتھ موزہ پر مسح کرنا درست نہیں۔
(البدایہ، ص ۵۹، جلد ۱)

مسئلہ: اگر بغیر وضو کئے موزہ پہن لیا تو اس پر مسح درست نہیں، اتار کر پیر دھونا چاہئے۔
(یعنی کسی کا پہلے سے وضو نہ ہو اور وہ بالکل وضو نہ کرے اور موزہ پہن لے تو ان پر مسح جائز نہ ہوگا لیکن اگر پورا وضو کر کے (پیر بھی دھو کر) موزے پہنے

ہیں تو ان پر مسح جائز ہے، اور اگر صرف پاؤں دھوکر موزے پہن لئے باقی وضو نہیں کیا تب بھی مسح جائز نہیں ہے اور اگر پاؤں دھوکر موزے پہنے ہیں اور اس کے بعد پورا وضو کرلیا، اس کے بعد وضو ٹوٹا تو اب مسح جائز ہے اور اگر پاؤں دھوکر موزے پہن لئے اسکے بعد باقی وضو کرنا شروع کیا مگر وضو نہ کرنے پائے تھے کہ وضو ٹوٹ گیا، تو اب مسح جائز نہیں ہے۔ محمد رفعت)

موزوں پر مسح کرنا بھول جائے؟

مسئلہ: ایک شخص موزوں پر مسح کرنا بھول گیا، پھر بارش ہوئی یا پانی بقدر تین انگشت کے موزوں کے اوپر پڑا یا ایسی گھاس پر چلا جو بارش کے پانی یا اوس (شبنم) سے تر تھی، تو اس شخص کا مسح ہو گیا۔ (رکن دین، ص ۴۵، بحوالہ عالمگیری)

جب کہ پانی یا اوس موزہ کے اوپر کی جانب لگے، اور اگر مسح کرنا ہی بھول جائے تو وضو نہ ہوگی اور جب وضو کامل نہ ہو تو نماز کہاں ہوگی، اسی طرح سے اگر بغیر شرائط والے موزوں پر مسح کرے گا تو مسح صحیح نہ ہوگا اور نہ نماز

موزوں کے مسح میں دھوکہ نہ کھائیں:

پاؤں پر مسح کرنا ضروری ہے۔ اب کوئی ادنیٰ عقل کا آدمی بھی یہ نہیں سمجھ سکتا کہ یہاں خاص پاؤں پر مسح جائز ہے اور بلکہ ہر شخص یہی سمجھے گا کہ موزے پر مسح کرنے کا حکم ہے کیونکہ موزے کے مسح کا ذکر ہو رہا ہے اور جب پاؤں میں موزہ پہن کر اس پر مسح کریں تو عرفِ عام میں پاؤں پر مسح کرنا بولتے ہیں۔

اسی طرح دوسرے مواقع میں بولتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ سر پر ایسی تلوار ماری کہ خود کٹ گیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ برہنہ سر پر تلوار ماری، بس اسی محاورے کے موافق بہت سے احادیث میں یہ مذکور ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں پر مسح کیا، یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پاؤں پر مسح کیا۔

ایک شیعہ صاحب نے کیا چالاکی کی کہ ایک رسالہ لکھا اور کہا کہ ہم اہل سنت و جماعت

کی معتبر کتابوں سے وضو میں پاؤں کا مسح ثابت کرتے ہیں اور پھر مسند امام احمدؒ و بخاری اور مسلم وغیرہ سے چھانٹ چھانٹ کر وہ روایات لکھ دیں جن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کی وضو کی کیفیت کو ذکر کرتے ہوئے اس طرح بیان کیا تھا کہ پھر آپ نے پاؤں پر مسح کیا۔

اب ناواقف سنی حضرات حیران ہوتے ہیں، اپنے مذہب کی معتبر و مستند کتب کا نام دیکھتے ہیں کہ مسح کرنے والے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کو سنتے و دیکھتے ہیں۔ ان کو کیا خبر ہے کہ یہاں موزے پہنے کی حالت میں پاؤں میں مسح کرنے کا ذکر ہے۔

(ان عقلمندوں کو چاہیئے کہ خالی موزہ جو پاؤں سے الگ صندوق، بکس صیف وغیرہ میں رکھا ہو وضو کے وقت اس پر مسح کرنے کو کافی سمجھیں، کیونکہ ان روایات میں پاؤں کا ذکر نہیں ہے صرف موزے پر مسح کرنے کا ذکر ہے۔

مسئلہ: مسح علی الخفین بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، لیکن ان سب روایات کے مقابلہ میں اہل علم حضرات نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی روایت کو اہمیت دی ہے کہ حضرت جریرؓ سورۂ مائدہ پارہ نمبر ۶ کی آیت وضو نازل ہونے کے بعد اسلام لائے، جس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت وضو کے نزول کے بعد موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تھا، لہٰذا اس سے ان اہل باطل یعنی روافض وغیرہ کی تردید ہو جاتی ہے جو مسح علی الخفین کی احادیث کو آیت وضو سے منسوخ قرار دیتے ہیں، بہرحال مسح علی الخفین کے جواز پر اجماع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسح علی الخفین کا قائل ہونا اہل سنت والجماعت کی علامات میں سے ہے، بلکہ ایک زمانہ میں تو یہ اہل سنت کا شعار بن گیا تھا۔ (ترمذی، ص ۳۲۹، جلد اول، بحوالہ بحر، ص ۱۶۵، جلد اول)

مسئلہ: فالج زدہ معذور کو اگر موزہ پہنے ہوئے تیمّم کی ضرورت ہوئی، مثلاً وضو کرانے والا موجود نہیں، یا گرم پانی موجود نہیں جس کی وجہ سے تیمّم درست ہے تو موزہ پہنے ہوئے تیمّم کرسکتا ہے۔ تیمّم کے لئے موزہ نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔

درمختار میں ان اعذار میں جن میں تیمّم جائز ہے یہ بھی لکھا ہے:۔ **اولم یجد من یوضیه فان وجد ولو باجر مثل وله ذلک لا یتیمم الخ**